134
Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۷ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۲۷ شعبان سنہ ۱۳۶۴ھ | ۷ اگست سنہ ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۸۴

350q. Ch. Fazal Ahmad Sb.
A.D.I of Schools B.A.B.T.
...CK No. 16
SARGODHA.
Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۶ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے آج ۷ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے ثم الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام اہل بیت اور خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۶ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بخیر و عافیت ہیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بھی خیر و عافیت ہے۔

چند روز کے وقفہ کے بعد آج پھر بارش ہوئی ‌‌

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷ شعبان سنہ ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

محلہ دار العلوم کی طرف سے ایک شکایت کے متعلق

ڈلہوزی ۶ ماہ ظہور (اگست) جناب ناظر صاحب اعلیٰ کے اعلان پر مرکزی جماعت احمدیہ بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئی۔ تو بعد نماز عشاء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل ارشاد جو حضور نے ڈلہوزی سے ناظر صاحب اعلیٰ کو ارسال فرمایا، جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

ابھی مجھے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ کی طرف سے فون ہوا ہے۔ کہ دار العلوم کی طرف سے وہ ایک وفد بھیجنا چاہتے ہیں۔ کہ کپڑے کے متعلق جماعت کو سخت ابتلا آیا ہوا ہے۔ اور مخالف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا۔ کہ وہ انجمن سے اس بارہ میں بات کریں کیونکہ میں ناظر اعلیٰ کو اس بارہ میں لکھ چکا ہوں۔ ساتھ ہی میں نے انہیں کہا۔ کہ مخالف کب پروپیگنڈا نہیں کرتے۔ میں ان کے پروپیگنڈا کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ اور باقی رہا جماعت کا ابتلا۔ سو اگر لوگوں کو اس لئے ابتلا آتا ہے۔ کہ کپڑا میں ان کے لئے کیوں مہیا نہیں کر سکتا۔ تو ایسے لوگوں کے ایمان کو میں کب تک بچا سکتا ہوں۔ کل کو انہیں اور کسی امر پر ابتلا آ جائیگا۔ ایسے لوگ آج بھی گئے۔ اور کل بھی گئے۔ پھر میں نے ان سے کہا۔ کہ میں نے تو کبھی پورا کپڑا نہیں ملا۔ حتیٰ کہ ایک نماز کا امام سجدہ میں ننگا ہو جاتا تھا۔ ان کو تو ابتلا کبھی نہیں آیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر میں نے کپڑا خرید لیا ہوتا۔ تو کسی کو کیا لگ بھی سکتی تھی۔ مگر ہمارے گھر والوں نے اب تک اپنے حق کے مطابق بھی کپڑا نہیں خریدا۔ اور اس وقت حالت یہ ہے کہ میری بیویوں کے کپڑے اٹھتے بیٹھتے پھٹ جاتے ہیں۔ اور جوڑ جوڑ کر ہم لوگ گزارہ کر رہے ہیں۔ جب سے کنٹرول ہوا ہے۔ ایک دفعہ مجھے اطلاع ملی۔ کہ کھانڈ کے راشن کے مطابق کپڑا ملیگا۔ مگر جب میں نے پرچی بھجوائی تو کہا گیا۔ کہ کپڑا ختم ہو چکا ہے۔ آخر غالباً آٹھ گز لٹھا میرے خاندان کی آٹھ مستورات کے لئے ملا۔ باقی کچھ ملازمات کے کام کا کپڑا ملا۔ اس کے بعد تین دفعہ کپڑا آیا ہے۔ ہم نے اس وجہ سے نہیں لیا۔ کہ غرباء کا حق مقدم ہے۔ اگر اس کے باوجود لوگوں کو ابتلا آتا ہے۔ اس لئے کہ جماعت ان کو کپڑا مہیا کر کے کیوں نہیں دیتی۔ تو پھر باہر کی جماعتیں تو کبھی سے مرتد ہو جانی چاہیئے تھیں۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے تین سال سے مجھے کپڑے کی کمی کی اطلاع دی تھی۔ اور میں نے لکھا تھا۔ کہ کھدر بناؤ اور پہنو۔ مگر آپ لوگوں نے خدا تعالیٰ کی خبر کی اتنی بھی پروا نہیں کی۔ جتنی کہ گائے یا بھینس کے گوبر کی کی جاتی ہے۔ اس لئے قصور آپ لوگوں کا اپنا ہے۔ نظام جماعت کا کام خدا اور اس کے رسول نے ہرگز کپڑا مہیا کر کے دینا نہیں کیا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کپڑے اور دانے مہیا کر کے دیا کرتے تھے؟ یہ ایک زائد کام ہے۔ جو ہم لوگ پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر بعض لوگ بجائے احسان ماننے کے الٹے الزام دیتے ہیں۔ یہ کپڑے کی تکلیف سارے ملک میں ہے۔ شریر اور سرکش لوگ فساد اور دنگہ اور دھوکے سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ شریف تکلیف پا رہے ہیں۔ اب آپ لوگ خود اپنے لئے فیصلہ کر لیں کہ آیا وہ تکالیف جو صحابہؓ نے عمر بھر اٹھائیں وہ برداشت کر کے شرفاء میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا اپنے لئے دوسرا راستہ تلاش کرنا چاہتے ہیں ‌‌

میرا اتنا ہی فرض ہے۔ کہ اگر کوئی یہ ثابت کرے۔ کہ سلسلہ کا کوئی افسر اس کے لئے کپڑے کے حصول میں روک بن رہا ہے، تو میں یقیناً اس افسر کو سزا دوں گا۔ یا یہ کہ کسی افسر نے کپڑا اپنے حق سے زائد لے لیا۔ تو بھی وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ لیکن اس بات پر غصہ کہ سلسلہ کیوں کپڑا مہیا نہیں کرتا۔ ایک خلاف عقل بات ہے سلسلہ کے پاس اب تک حکومت نہیں آئی۔ اور ہم اسی طرح بے بس ہیں۔ جس طرح دوسرے لوگ بے بس ہیں۔

موجودہ فتنہ کو دیکھ کر میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ سلسلہ کے لئے روک بن رہا ہے۔ وہ اپنے نام امور عامہ میں لکھوا دیں۔ میں ان لوگوں کے بارہ میں اعلان کر دوں گا۔ کہ یہ لوگ اپنے آپ ذمہ وار ہیں۔ ان کے کسی فعل کی سلسلہ پر ذمہ داری نہیں۔ پھر وہ لوگ جو مناسب سمجھیں کریں۔ ہم ان کے کام میں دخل نہ دیں گے۔ اور وہ آزاد ہوں گے۔ کہ جس طرح چاہیں اپنی ضروریات کو پورا کر لیں۔ اگر ان کا فعل قانوناً یا اخلاقاً قابل اعتراض ہوگا۔ تو میں اور میرے وہ ساتھی جو صبر سے گزارہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے الزام میں شریک نہ ہوں گے۔ اسی طرح ہمارا نکما پن یا کمزوری جو بھی وجہ ان لوگوں کے نزدیک ہے۔ ان کے راستہ میں روک نہ بنے گا۔ اور اگر ان کی تدبیروں سے کپڑا مل سکتا ہے۔ تو انہیں کپڑا مل جائے گا۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ جب خدا تعالیٰ ابتلا لاتا ہے۔ تو وہی لوگ ظفریاب ہوتے ہیں۔ جو صبر سے اسے برداشت کرتے ہیں۔ جو شخص دو کشتیوں میں پیر رکھتا ہے۔ وہ ضرور ڈوبتا ہے۔ یا تو وہ کامیاب ہوگا۔ جو خدا کا ہو کر رہے گا۔ یا وہ دنیوی طور پر کامیاب ہوگا۔ جو دنیا کا ہو رہے گا۔ لیکن کھلانا خدا کا۔ اور کام دنیاداروں کے سے کرنا نہ کامیاب کرتا ہے۔ نہ [illegible] ہے۔ آپ لوگ دنیا [illegible]۔

دیکھتے ہیں۔ لیکن گھبرا جاتے ہیں ان کی طرح جو اپنے گھر بھی سنبھال نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے قابلِ اصلاح آدمیوں کی اصلاح کرے۔ اور جو اصلاح کے قابل نہیں۔ اُن کو ہم سے جُدا کر دے۔ تا ہم سہولت سے اُس کے دین کا کام کر سکیں۔ آمین اللھم آمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد

یہ اعلان پڑھے جانے کے بعد مجمع میں سے ہر طرف سے یہ آوازیں بلند ہوئیں۔ کہ کپڑے کی تکلیف کی کیا حقیقت ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر جانی اور مالی تکلیف خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسے اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ اور ہمیں کارکنان سلسلہ کے متعلق کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔ کہ انہوں نے خود کپڑا حاصل کر لیا۔ اس بارے میں ہندو جو پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ وہ بالکل غلط اور محض فتنہ پردازی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد

میرے اعلان کے بعد مجھے مندرجہ ذیل تحریر ملی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فون پر مولوی محمد نذیر صاحب اپنے مافی الضمیر کو بیان نہیں کر سکے ورنہ انکے محلہ کا منشاء اپنی غیرت کا اظہار تھا نہ کہ کسی کمزوری کا اظہار۔ افسوس کہ میرے جواب کے باوجود وہ غلط فہمی کو دور نہ کر سکے بہر حال اس اعلان کے ساتھ اس محلہ کے لوگوں کی معذرت کا شائع ہونا ضروری ہے۔ تا ان کی بریت ہو جائے۔ اسکے ساتھ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات درست ہے کہ ہندوؤں کی طرف سے یہ پروپیگنڈا کیا گیا کہ بااثر احمدی کوٹہ سے زیادہ کپڑا لے جاتے ہیں اور یہ کہ وہ اس وقت خوب احمدیوں کی خبر لے رہے ہیں۔ یہ الزام سراسر جھوٹا ہے۔ باقی رہا لوٹنا تو میں بھی جانتا ہوں کہ گورنمنٹ کی کمزوری کی وجہ سے جو لوگ فوج کے رکروٹ دے رہے ہیں وہ تکلیف اٹھا رہے ہیں اور روکنے والے بیشتر فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ بات آخر گورنمنٹ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی مگر یہ حقیقت میری نظر سے پوشیدہ نہیں۔ انشاء اللہ یہ سودا ہندوؤں کو مہنگا پڑیگا۔ ہم صرف جنگی حالات کی وجہ سے خاموش ہیں ورنہ ان حرکات کا نتیجہ حکومت کے بد دیانت افسروں اور ان کے منہ چڑھے ایجنٹوں کے حق میں اچھا نہ نکلے گا۔ گورنمنٹ ایک ہی وقت میں دو کشتیوں میں پیر رکھنا چاہتی ہے۔ جو درست نہیں یہ ہماری شرافت ہے کہ ہم جنگ کو نقصان پہنچنے کے خیال سے خوشی سے ان امور کو برداشت کر رہے ہیں۔ اور شرافت ایک دن ضرور پھل لاتی ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

اہل محلہ دار العلوم کی معروضات

بحضور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

سیدنا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ شب مسجد مبارک میں حضور کا جو پیغام ناظر صاحب اعلیٰ کی معرفت پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے سلسلہ میں اہل محلہ دار العلوم حسب ذیل معروضات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

یکم ماہ ظہور کو مغرب کی نماز کے بعد مسجد نور میں محلہ کے بعض احباب بیٹھے تھے۔ اور قادیان میں کپڑے کا ڈپو چلانے والے ہندوؤں اور غیر احمدیوں کی نامناسب روش کا ذکر تھا کہ وہ احمدیوں کو ان کے جائز حق سے محروم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کو ناجائز طور پر تکلیف دیتے ہیں۔ اس ضمن میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ لوگ کپڑا حاصل کرنے میں روک پیدا کر کے احمدیوں کو جو تکلیف دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بہت بڑی شرارت بھی ان کی طرف سے ہو رہی ہے۔ جو اس قدر نقصان رساں اور خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ کپڑا نہ ملنے کی تکلیف اس کے سامنے کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی اور وہ یہ کہ یہ معاندین منتظمین سلسلہ کے خلاف بالکل بے سروپا اور جھوٹی باتیں منسوب کر کے احمدیوں کے اندر بددلی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً وہ مشہور کرتے ہیں کہ فلاں ناظر اتنا کپڑا لے گیا فلاں پریذیڈنٹ اتنا لے گیا۔ لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم نے تمہارے افسروں کو کپڑا دے کر ان کے منہ بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے تمہارا واویلا کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتا۔ نیز یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ تمہارے فلاں پریذیڈنٹ کے ہاں کی مستورات کپڑا لے گئی ہیں۔ اور اس قسم کا جھوٹا پراپگنڈا کر کے وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ عام احمدیوں کی رائے نظام سلسلہ کے متعلق خراب ہو۔ مجلس میں یہ بھی ذکر آیا کہ یہ لوگ اور بھی بعض باتیں ایسی کرتے ہیں۔ جو برداشت نہیں کی جا سکتیں۔ مثلاً کہا جاتا ہے۔ ایک ہندو نے کہا کہ ہم نے چھپن سالہ بائیکاٹ کا بدلہ احمدیوں سے لیا ہے۔ ایک نے کہا کہ یہ ساری دنیا کو فتح کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں مجھ اکیلے کا تو یہ مقابلہ کر نہیں سکے۔ پھر اثنائے گفتگو میں اس بات کا ذکر بھی آیا کہ یہ لوگ خواہ مخواہ مشہور کر دیتے ہیں۔ کہ فلاں روز کلاتھ انسپکٹر پرمٹ دینے کے لئے آئیگا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ہزار ہا احمدی مرد اور عورتیں اسٹیشن پر پہنچ جاتی ہیں اور گاڑی سے اترنے والے مسافر یہ معلوم کر کے کہ اتنی عورتیں اور مرد کپڑے کے پرمٹ لینے کے لئے آئے ہیں۔ جماعت کی تنظیم کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور اس طرح یہ چیز سلسلہ کے وقار کو نقصان پہنچاتی ہے۔ یہ سب باتیں ایسی رنگ میں ہو رہی تھیں کہ قومی نقطہ نگاہ سے ان کے ضرر سے بچنے کی تدبیر ہونی چاہئے۔ اسی ضمن میں یہ بات بھی زیر غور آئی کہ ان لوگوں سے کپڑا لینا بالکل ہی بند کر دیا جائے کوئی بھی احمدی کسی صورت میں ان کے ہاں کپڑا لینے نہ جائے خواہ کتنی شدید تکلیف ہو۔ ایک تجویز یہ بھی تھی کہ ڈپو کے انتظام کے خلاف احتجاج کرنے کی اجازت نظارت کی طرف سے ہو۔ اور ان کی بے ضابطگیوں کو الم نشرح کیا جائے۔ اور افسران بالا کو متوجہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ

فیصلہ یہ ہوا کہ یہ تمام باتیں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر کے حضور سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ اور اس غرض کے لئے دو نمائندے اہل محلہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ چنانچہ محلہ کے صاحب صدر (قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری) سے اہل محلہ نے درخواست کی وہ فون کر کے حضور سے قدمی حاضری کی اجازت مانگیں۔ چنانچہ وہ گئے اور فون کیا۔ مگر جیسا کہ حضور کے ساتھ بات کرتے وقت اکثر احمدی انتہائی احترام اور وفور عقیدت کی وجہ سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور بات کرتے کرتے اکھڑ جاتے ہیں۔ اور فون پر بات کرنے کا وقت بھی فقط تین منٹ ہوتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قاضی صاحب بھی اپنا مافی الضمیر واضح طور پر ادا نہیں کر سکے

ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پورے وثوق اور کامل اعتماد کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے محلہ میں کوئی ایسا فرد نہیں جو ایسی معمولی سی مشکل پیش آنے پر ابتلاء کے خطرہ میں پڑ سکے۔ ہم اللہ کے فضل سے سلسلہ اور اسکے نظام کے احترام کے لئے ہر مشکل کو بکمال خندہ پیشانی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جبکہ اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ پر اتنا بڑا فضل اور احسان ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر نت نئے نشانات دکھا کر ہمارے ایمانوں کو تازگی بخشتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ایسی معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے ہم میں سے کسی کو ابتلا آسکے۔ ہم میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ سلسلہ ... پیدا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ جنگ وہ اس کے متعلق سلسلہ کی طرف سے ہو رہی اسے ہم احسان یقین کرتے ہیں۔

ہمنے جو باتیں آپس میں کیں اور جو معروضات حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے وفد کی باریابی کی اجازت چاہی وہ محض سلسلہ کے لئے غیرت کا ایک مظاہرہ تھا اور اپنے فہم کے مطابق سلسلہ کیلئے جس چیز کو ہم خطرناک سمجھتے تھے اس کے ضرر سے بچنے کے لئے ایک قدم۔ ورنہ ایسی بات ہرگز ہرگز نہ تھی کہ ہم میں سے کسی کو ابتلا کا خطرہ درپیش تھا۔

ہم پھر حضور ایدہ اللہ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم دل و جان سے سلسلہ اور نظام سلسلہ کے احترام کے لئے ہر قسم کی تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ ہمیں یہ احساس تکلیف دے رہا ہے۔ کہ ممکن ہے۔ بعض لوگوں نے محلہ دار العلوم کے رہنے والوں کی ایمانی اور روحانی حالت کے متعلق کوئی خراب رائے قائم کر لی ہو۔ یا یہ خیال کیا ہو کہ اس محلہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو معمولی تکلیف بھی برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ اسلئے اگر حضور مناسب خیال فرمائیں تو اس کا ازالہ فرما دیں تاکہ یہ بدنما داغ ہم سے دور ہو سکے۔ ۳ ظہور ۱۳۲۲ھش

ہم ہیں۔ خاکساران اہلیان محلہ دار العلوم

(۱) محمد نذیر لائلپوری صدر محلہ دار العلوم (۲) غلام محمد بی ایس سی (۳) صادق علی پنشنر نائب ... صادق دار العلوم (۴) محمد طفیل خان عفا اللہ عنہ بقلم خود (۵) خاکسار رنگیں محمد (۶) محمد ابراہیم بی ایس سی (۷) محمد عبد الغنی ... (۸) فضل کریم (۹) محمد ابراہیم ناصر (۱۰) الٰہی بخش ... محلہ دار العلوم (۱۱) رحمت اللہ شاکر (۱۲) فضل احمد پنشنر (۱۳) فضل الٰہی احمدی آف راہوں (۱۴) شیخ احمد اللہ احمدی (۱۵) فضل حسین احمدی مہاجر (۱۶) محمد صادق (۱۷) خیر الدین ڈیپٹی ... اسسٹنٹ (۱۸) عبد الرحمٰن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے

مبلغ اکیس ہزار دوصد روپیہ کا نقد انعام 21200

غیر احمدی علماء کے لئے

گنج مغلپورہ میں آجکل غیر احمدی جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر گند اچھال رہے ہیں۔ اس کی مثال قریب کے زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ ۲۵ جولائی کی رات کو جو جلسہ ایک نام نہاد انجمن "بزم اصلاح" کے زیر اہتمام کیا گیا۔ اس میں مولوی بہاء الحق قاسمی امرتسری نے انتہائی بدزبانی اور اشتعال انگیزی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں ایسی کونسی بات ہے۔ جس کی طرف علماء متوجہ ہوں۔ میں ایسے لوگوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے علماء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل انعامی چیلنجوں کی طرف متوجہ کریں۔ اور ان سے کہیں کہ آپ لوگ دو دو روپے کی خاطر دربدر مارے مارے پھرتے ہیں۔ مگر ہزاروں روپے کیوں نظر انداز کر رہے ہیں۔

بیس ہزار روپے کا چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو۔ تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے۔ جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئینگے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۹۲ حاشیہ)

ایک ہزار کا انعامی چیلنج

پھر تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار وقصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالےٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دے دونگا۔ اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۷۵ طبع دوم)

دو صد روپیہ کا انعامی چیلنج

ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے مدت ہوئی کہ اس ثابت شدہ امر پر ایک اشتہار دیا تھا۔ کہ جو شخص اس کے برخلاف کسی حدیث یا دیوان مستند عرب سے کوئی ایسا فقرہ پیش کریگا۔ جس میں باوجود اسکے کہ توفی کے لفظ کا خدا فاعل ہو۔ اور کوئی علم مفعول بہ ہو۔ یعنی کوئی ایسا شخص مفعول بہ ہو جس کا نام لیا گیا ہو۔ مگر باوجود اس امر کے اس جگہ وفات دینے کے معنے نہ ہوں۔ تو اس قدر انعام دونگا۔ اس اشتہار کا آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ اب پھر اتمام حجت کے لئے ۲۰۰ روپیہ کا نقد اشتہار دیتا ہوں۔ اگر کوئی ہمارا مخالف اس بیان کو یقینی اور قطعی نہیں سمجھتا۔ تو وہ احادیث صحیحہ نبویہ یا قدیم شاعروں کے اقوال میں سے جو مستند ہو۔ جو عرب کے اہل زبان اور اپنے فن میں مسلم ہوں کوئی ایسا فقرہ پیش کرے جس میں توفی کے لفظ کا خدا فاعل ہو۔ اور مفعول بہ کوئی علم ہو جیسے زید۔ بکر اور خالد وغیرہ اور اس فقرہ کے معنے بداہت کوئی اور ہوں وفات دینے کے معنے نہ ہوں۔ تو ایسی صورت میں ایسے شخص کو دو سو روپیہ نقد دونگا۔ ایسے شخص کو ضرور یہ پیش کرنا ہوگا۔ کہ وہ حدیث جس کو وہ پیش کرتا ہے۔ صحیح نبوی ہے یا گزشتہ عرب کے شاعروں میں سے کسی ایسے شاعر کا قول ہے جو علم محاورات عرب میں مسلم الکمال ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۰۸ حصہ پنجم)

یہ مجموعی انعام ۲۱۲۰۰ روپے کا ہے۔ میں انصاف پسند اور حق جو لوگوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے علماء کو اس علمی میدان کی طرف متوجہ کریں۔ گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے سے کیا بنتا ہے۔ مگر علماء کہلانے والے ادھر ہی دوڑتے ہیں۔ اور اس سیدھے اور صاف راستہ کی طرف رخ نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ علمی میدان میں بالکل جاہل مطلق ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ان علماء کی شکست حضور کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے۔

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد گنج مغلپورہ

ہر ایک عالم کم از کم چار عالم اور پیدا کرے

لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

عام طور پر مرکز میں بیرونی جماعتوں کی طرف سے اور احباب جماعت کی طرف سے اس قسم کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ کہ کوئی عالم بھجوایا جائے۔ جو جماعتوں میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری کر سکے۔ یا جو دینی اور اخلاقی فضا قائم کر دے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ کہیں کوئی جلسہ یا مناظرہ ہوا اور فوراً مرکز میں تاریں آنی شروع ہو گئیں۔ کہ جلد علما بھیجے جائیں۔ تا کہ جلسہ کامیاب ہو سکے اس کے متعلق احباب کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے پاس علماء کی تعداد فی الحال کم بلکہ بہت ہی کم ہے۔ اور پھر علماء آخر انسان ہیں۔ ان کی اپنی ضروریات بھی ہوتی ہیں اس لئے بہت ممکن ہے۔ کہ عین وقت پر جماعتوں میں جب جلسہ وغیرہ کی ضروریات پیش آئیں۔ اس وقت وہاں آدمی نہ بھجوائے جا سکیں۔

اس مشکل کا حل فقط ایک طریق سے ممکن ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ہر جماعت مقامی طور پر اپنے لئے عالم خود پیدا کرے۔ اور پھر وہ عالم دوسروں کو تیار کرے۔ اور اپنی زندگی میں ہی دیکھ لے۔ کہ اس کے علم کو سیکھنے والے دوسرے لوگ موجود ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (سورۂ بقرہ) یعنی تم اس وقت تک مرو نہیں۔ جب تک کہ تم اسلام کی حالت پر قائم نہ ہو جاؤ۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام افراد کے ساتھ وابستہ ہے؟ اور کیا وہ افراد کی موت سے نعوذ باللہ ختم ہو جاتا ہے؟ قرآن کریم کی اس آیت کے کوئی معنے ہی نہیں بنتے۔ جب تک یہ یقین نہ کر لیا جائے۔ کہ اسلام ایک فرد سے دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اور پھیلتا چلا جائیگا۔ اسلام سے مراد چند ارکان نہیں۔ اسلام سے مراد ہر وہ خوبی ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے ہر انسان کی پیدائش کے وقت۔ اس کی فطرت میں نہاں رکھی ہے۔ پھر جب خوبیوں کا پیدا کرنے والا جاودان ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے وہ خوبیاں یا وہ جوہر جو خود اس نے اپنے ہاتھ سے انسانی فطرت میں رکھے ہیں۔ کیونکر ختم ہو سکتے ہیں۔ یقیناً وہ ختم نہیں ہو سکتے اگر ہم خدا تعالےٰ کی دوسری عطا کردہ قوتوں کے ساتھ ان کو ترقی دیں۔ ان سے کام لیں۔ اور ان کو دنیا میں پھیلائیں۔ کسی علم کو اپنے تک ہی محدود رکھنا خصوصاً اس وقت کہ جب دنیا اس علم کی پیاسی ہو۔ میرے نزدیک قتل کے مترادف ہے۔ اور ایسا عالم جو اس حالت میں مر جاتا ہے۔ کہ علم کے قطرات اس کے سینے میں ہی بند رہیں۔ وہ دوسروں کی موت کے سامان خود پیدا کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ دوسرے اسکو قبول بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اسکی ذمہ داری پڑھانے والے پر نہیں۔ بشرطیکہ وہ اس نیت سے پڑھائے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے سامنے اسکے متعلق جواب دہ ہونا ہے بلکہ پڑھنے والے پر ہے جس کا فرض ہے۔ کہ وہ علم کو عطیہ خداوندی سمجھ کر حاصل کرے۔ اور اسکے حصول کے لئے قربانیاں کرے۔

اب اس غرض کے پیش نظر کہ ہماری جماعتوں میں عالم تیار ہو سکیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ ذیل امور پر غور فرمائیں۔ اور اپنے اپنے حالات کے مطابق ان پر فوری طور پر عمل شروع کر دیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۔ ہر جماعت سلسلہ کا لٹریچر مرکز سے منگوائے۔ اور اپنی جماعت میں سے فی الحال کم از کم ۲ دو اصحاب ایسے انتخاب کرے۔ جو خاص طور پر سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ وہ جماعت کے جلسوں میں تقریریں کریں۔ عام تبلیغ کے موقعوں پر تقریریں کریں۔ درس تدریس کا سلسلہ خود جاری کریں۔

عام طور پر نمازوں کے بعد درس دیں۔ تبلیغ کے لئے باہر جائیں۔ اور دوسرے احباب سے تبادلہ خیالات کر کے اپنے علم کو وسیع کریں۔ بلکہ جہاں بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ وہاں تو علماء کا ایک گروپ ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ جب بھی ملحقہ شہروں میں یا جماعتوں میں ضرورت پڑے۔ بغیر مرکز کو تاریں روانہ کئے ہمارے علماء موقعہ پر خود پہنچ سکیں۔ اور جلسوں کو کامیاب کر سکیں۔

۲۔ عام طور پر دیہاتی جماعتوں کو اور دوسرے مقامات جہاں جماعت کا علمی معیار نسبتاً کم ہے۔ لازمی طور پر اپنی جماعت کا کم از کم ایک طالبعلم مدرسہ احمدیہ میں بغرض تعلیم بھیجنا چاہیئے۔ مدرسہ میں ایک طالبعلم کا خرچ اوسطاً ۲۰ روپے سے لیکر ۲۵ روپے تک ماہوار ہے۔ اگر جماعت کا مالی پہلو کمزور ہو تو کچھ امداد بشرط گنجائش نظارت تعلیم و تربیت سے بھی مل سکتی ہے۔ مگر جماعت کو یہ بنیادی احساس ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ایک لڑکا بھیجکر مدرسہ پر یا نظارت پر کوئی احسان نہیں کر رہی۔ بلکہ خود اپنا ہی تعلیمی پہلو مضبوط کر رہی ہے۔ ممکن ہے۔ اس صورت کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ یہ طریق ایک لمبے وقت کو چاہتا ہے۔ تو اس کا حل یہ ہے۔ کہ جماعتیں جب بھی چاہیں۔ اپنا ایک نمائندہ یا ۲ دو نمائندے حسب ضرورت قادیان روانہ فرمائیں۔ وہ یہاں مہینہ۔ دو مہینے۔ یا تین مہینہ قیام فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی تعلیم کا انتظام کر دینگے۔ اور انہیں حسب لیاقت اُس معیار تک پڑھا دیا جائیگا۔ جو دیہات میں یا عام مجالس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بعد انہیں چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا طریق پر عمل کرتے ہوئے اپنے علم کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔

قادیان کے قیام کے متعلق میں واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ بعض احباب یہاں بغیر اطلاع تشریف لے آتے ہیں۔ مہمانخانہ میں ٹھہرتے ہیں۔ اور پھر نظارت سے تعلیم و رہائش دونوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ اوّل تو جو صاحبان آئیں وہ جماعتوں کے نمائندے ہونے چاہئیں پھر انہیں نظارت تعلیم کو قبل از وقت مطلع کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اتنے عرصہ کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ پھر حتی الوسع اپنے خرچ کا خود بندوبست کر کے آنا چاہیئے۔ تاکہ یہاں پہنچ کر انہیں تکلیف نہ ہو۔ مہمانخانہ فقط اُن مہمانوں کے لئے ہے۔ جو چند روز کے لئے قادیان تشریف رکھنے کا ارادہ رکھتے ہوں مگر باقاعدہ طالب علموں کے لئے جنہوں نے یہاں ۲ دو یا ۳ تین مہینے ٹھہرنا ہو۔ مہمانخانہ میں ٹھہرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس سے نہ صرف دوسرے مہمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ خود ان کی پڑھائی کا بھی حرج ہوتا ہے۔ پس مناسب ہے۔ کہ وہ اپنے طور پر کوئی انتظام کریں۔

ہمارے موجودہ حالات کے مطابق یہی انتظام ہے۔ جو مناسب ہو سکتا ہے۔ اور اس میں تمام جماعتوں کا اپنا فائدہ ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ ہر ایک جماعت کے پاس حسب ضرورت ایسا انتظام ہو۔ کہ وہ ہر لحاظ سے اپنے پاؤں پر آپ کھڑی ہو سکے۔ اس میں قرآن کریم سکھانے والے بھی ہوں۔ تبلیغ کرنے والے بھی ہوں۔ لیکچرار بھی ہوں۔ مقرر بھی ہوں۔ تربیت کرنے والے بھی ہوں۔ اور جماعت کو بحیثیت مجموعی ترقی کی طرف چلانے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کرے۔ کہ ہماری ضروریات ہر طرح سے پوری ہو جائیں اور اس کے دین کے رستہ میں ہم روز بروز بڑھنے والے ثابت ہوں۔

عبدالسلام اختر ایم۔ اے (واقف زندگی)
معاون ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بحالی کیلئے درخواست دعا

جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب لکھتے ہیں۔ شیخ عبدالحکیم صاحب کو ہنوز بحالی کا حکم نہیں پہنچا ہے۔ احباب دعا فرما کر ممنون منت فرمائیں۔

تبلیغ کی اہمیت

از قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ مقیم قادیان

چند دن ہوئے ہمارے علماء کرام نے انصار اللہ کے جلسہ میں تبلیغ کے موضوع پر تقریریں کی تھیں۔ اُسی موضوع پر میں بھی اپنے خیالات بذریعہ اخبار دوستوں کی خدمت پیش کرتا ہوں۔

تبلیغ وہ جام ہے۔ جس کے پینے سے مسلمان کی زندگی اور نہ پینے سے موت واقعہ ہوتی ہے۔ دنیا میں سب سے بڑی طاقت پراپیگنڈا ہے۔ یورپین اقوام اسلام اور پین اسلامزم سے اس لئے خائف ہیں کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ یورپین مورخین نے اسلام کو

Proselytising Religion

یعنی پھیلنے والا مذہب لکھا ہے۔ اسلام تبلیغ کے ذریعہ ہی اپنے عروج پر پہنچا۔ حتی کہ اس وقت کے کل متمدن ممالک پر چھا گیا۔

ہندوستان میں عام طور پر لوگ مسلمان کیونکر ہوئے۔ دہلی میں حضرت نظام الدین اولیا راجپوتانہ میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی پنجاب میں حضرت داتا گنج بخش وغیرہ بزرگوں نے شدید مصائب برداشت کر کے اسلام کی تبلیغ کی۔

دشمنان اسلام کہتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ سوا من جنیو روزانہ توڑ کر کھانا کھاتا تھا۔ افسوس ہے۔ کہ اس نے کچھ بھی نہ کیا اور مفت میں بدنام ہوا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو ہندو تو آج دیکھنے کو بھی نہ ملتا۔ دراصل سب الزامات غلط ہیں۔ اسلام اپنی دلکش تعلیم اور بزرگان اسلام کے نیک نمونہ سے دنیا میں پھیلا۔ عرب۔ پٹھان۔ راجپوت جیسی بہادر خود دار اور غیور قوموں کو کس کی تلوار نے حلقہ بگوش اسلام کیا۔ دراصل مسلمانوں کی فتوحات بھی

Cultural Conquests

یعنی تہذیبی اور اخلاقی فتوحات تھیں۔ یہ بات اصولاً بھی غلط ہے۔ کہ کوئی مذہب جبر سے پھیلا ہو۔ دنیا میں ہر ایک قوم کی تاریخ دیکھ لو۔ شروع میں اُن کا مذہبی رنگ تھا بعد میں سیاسی رنگ ہو گیا۔ مذہب سے سیاست پیدا ہوتی ہے۔ سیاست سے مذہب پیدا نہیں ہوتا۔

مسلمانوں نے ۸۰۰ سال تک مختلف ممالک پر شاندار حکومت کی۔ اتنی لمبی اور شاندار حکومت کسی اور قوم کی نہیں ہوتی۔ یورپ میں مسلمانوں کی سلطنت

Mediterranean Empire

تھی۔ اس سمندر کے اردگرد کے سب ممالک سلطنت اسلامی میں شامل تھے۔ چونکہ یہ سمندر تین براعظموں یعنی یورپ۔ افریقہ۔ ایشیا سے لگتا ہے اس لئے اسلامی سلطنت کی اہمیت بہت زیادہ تھی۔ مسلمان ہی سیاست کے مالک مسلمان ہی ملک التجار اور علوم و فنون کے لحاظ سے مسلمان ہی دنیا کے استاد ہوئے۔ سارے یورپ نے سپین کی یونیورسٹیوں سے علوم سیکھے۔ ہندوستان میں شاہجہان کا دربار سپین میں سلطان عبدالرحمٰن کا دربار بے مثال چیزیں تھیں۔

یہ تو سلطنت ہائے اسلامی کے عروج کا مختصر سا خاکہ ہے۔ مسلمانوں کے زوال کے اسباب یہی تھے کہ انہوں نے تبلیغی اور مذہبی پہلو کو نظر انداز کر دیا۔ اور ملک داری اور دنیاداری میں الجھ کر رہ گئے۔ سپین میں مسلمانوں نے ۸۰۰ سال حکومت کی مگر انجام نہایت دردناک ہوا۔ سپین کی تاریخ کے وہ اوراق جہاں سلطنت اسلامی کے خاتمہ کے حالات لکھے ہیں۔ ایسے دردناک ہیں کہ کوئی مسلمان اُن کو بغیر آنسو بہائے نہیں پڑھ سکتا۔ زوال کے اسباب یہی تھے۔ کہ وہاں مسلمانوں نے تبلیغی فرض کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ اور بے دینی اختیار کر لی تھی۔ اور خدا تعالیٰ سے دوری ہو گئی تھی۔ عیسائی عورتوں سے شادی کرنا ایک فیشن ہو گیا تھا۔ ہندوستان میں بھی زوال کے اسباب ہمچو قسم تھے۔ سلطنت مغلیہ کے مورث اعلیٰ بابر کا رویہ تو یہ تھا۔ کہ فتح پور سیکری میں شراب کے مٹکے توڑ کر رات بھر دعا کرتا رہا۔ اور اگلے دن ایک بہت بڑے لشکر پر فتح پائی مگر اس کے پوتے اکبر کا یہ حال ہوا کہ بجائے اس کے کہ تبلیغ کے ذریعہ سے اپنی طاقت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کو بڑھاتا۔ بے دینی اختیار کی اور ہندوؤں کو خوش کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ چنانچہ اس نے ہندوؤں میں شادی کی۔ اور دین الہٰی کا ڈھونگ رچایا۔ تلک لگا کر ڈاڑھی منڈا کر اور جنیؤ پہن کر دربار عام میں بیٹھنا اس کا روزانہ کا معمولی پروگرام تھا۔ تاریخ میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ جب شاہزادہ سلیم (لعبد میں جہانگیر) جوان ہوا۔ تو اکبر نے اسے بلا کر کہا۔ کہ بیٹا ہم غیر ملک سے آئے تھے۔ اب ہمیں وہاں سے مصیبت کے وقت نہ آدمی نہ روپیہ کسی قسم کی امداد نہیں مل سکتی۔ اور ہم نے یہاں حکومت بھی کرنی ہے۔ اس مشکل کا حل یہی ہے کہ میں تمہاری شادی راجپوتوں میں کرا دیتا ہوں۔ تاکہ ہندوستان کی یہ واحد جنگجو قوم تمہارے آگے سر نہ اٹھا سکے شاہانِ مغلیہ کے اس رویہ کا خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں۔ ہندو شور مچا رہے ہیں۔ کہ ہندو اکثریت میں ہیں۔ مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ سلطنت ہندوؤں کے سپرد ہونی چاہیئے۔ اس جھگڑے کی مختلف شکلیں ہیں۔ کہیں کانگرس لیگ کا جھگڑا ہے۔ کہیں پاکستان اکھنڈ ہندوستان کا شور ہے۔ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ باوجود ... برس حکومت کرنے کے مسلمان اس ملک میں اقلیت میں ہیں۔ اور آج ہمیں بیشمار الجھنوں اور عملی مشکلات سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ اور ان کے حل کرنے میں بڑے بڑے سیاسی دماغ چکر کھا رہے ہیں۔ اور ہماری سیاسی ہستی خطرہ میں ہے۔ یورپ میں ترکوں نے بھی مذہب کو خیرباد کہہ دیا ہے اور اندھا دھند یورپ کی تقلید کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ترکی یورپ کے رحم پر ہے۔ اور آج تک اسی لئے بچا ہوا ہے۔ کہ اس ملک کی کوئی صحیح تقسیم یورپ نہیں کر سکا۔ غرضیکہ یہ تاریخی واقعات ہیں۔ کہ مسلمانوں نے بڑی بڑی جنگوں میں بھی دعا سے فتح حاصل کی۔ اور اسلام تبلیغ کے ذریعہ ہی عروج پر پہنچا۔ ترقی تبلیغ کرنے سے ہوئی۔ اور زوال تبلیغ نہ کرنے سے ہوا۔ تاریخ اپنے واقعات کو دوہراتی ہے۔ اسلام کی آئندہ ترقی بھی تبلیغ کے ذریعہ ہی ہوگی۔ اس زمانہ میں اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے حضرت جری اللہ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا۔ اور آپ نے تبلیغ کو ہر احمدی کا فرض

تجارتی ترقی کے چند مخفی راز

قومی اور ملی ترقیات کا انحصار افراد کی اجتماعی مساعی کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس سے قومیں بڑھتی۔ پھلتی پھولتی اور پروان چڑھتی ہیں۔ اور ان عظیم الشان فوائد سے مالامال ہوتی ہیں۔ جس کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ وہ قوم جس نے انفرادی ترقیات کو مقدم رکھا۔ اور انفرادی طور پر اپنی تجارتوں کو فروغ دینا اپنا نصب العین قرار دیا۔ وہ ہمیشہ قعر مذلت میں گری۔ لیکن وہ قومیں جن کا مقصد وحید قومی ترقیات رہا۔ اور من حیث القوم اجتماعی اقدام کو اپنا فرض اولین قرار دیا۔ ان کی تجارتیں بہترین طور پر ترقیات کے بلند زینہ پر پہنچ گئیں۔

کیا ہمارے سامنے انگریز قوم کی اس معمولی ایسٹ انڈیا کمپنی کی مثال موجود نہیں۔ جبکہ وہ ارض ہند میں ایک نہایت ہی معمولی اور ادنیٰ حیثیت میں نمودار ہوئی۔ جبکہ اسکی موجود الوقت حالت کے پیش نظر کسی کو گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ وہ مستقبل قریب میں تمام ہندوستان پر چھا جائیگی۔ اور اس وسیع رقبہ کو اپنے تجارتی داؤ پیچ سے مسخر کرے گی۔ لیکن اہل ہند کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جبکہ وہی کمپنی رفتہ رفتہ ترقیات کے اس مینار پر پہنچ گئی۔ جہاں آج انسان کی آنکھیں انگریزوں کو دیکھ کر خیرہ ہوتی ہیں۔ اور ان کی عظیم الشان اور وسیع تجارتوں کو دیکھ کر ہر سمجھدار انسان حیرت و استعجاب سے انگشت بدنداں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آخر وہ کیا چیز تھی۔ جس نے ان کو ادنیٰ ترین حالت سے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا۔ یہ صرف اتحاد ملی تھا۔ اور اجتماعی کوششیں جو اپنی قوم کے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ تاجر کو اعلیٰ تاجروں کے ساتھ ملانے میں انہوں نے صرف کیں۔ پھر ایک وہ وقت تھا۔ جبکہ عرب کی تجارت پورے شباب پر تھی۔ اس وقت یہ تصور کرنا بھی مشکل تھا۔ کہ کوئی قوم ان کے مقابلہ کے ارادہ کی جرأت کر کے میدان عمل میں آئے گی۔ کیونکہ قریباً تمام تر ممالک پر ان کی وسیع تجارت کا ڈنکا بج رہا تھا۔ لیکن جب انگریز قوم اس میدان میں اتری۔ تو انہوں نے پورے ذوق و شوق اور اجتماعی طور پر ان کے مقابلہ میں اپنی تجارتوں کو فروغ دینے میں کوششیں صرف کیں۔ اور ابتداءً لکھوکھہا روپیہ اس مقابلہ کی دوڑ میں پانی کی طرح بہا دیا۔ تب جا کر ان کی تجارتیں مثمر بہ ثمرات ہوئیں۔ اور ایسی نتیجہ خیز اور مقبول کہ اب عربوں کی تجارت کا کوئی نام تک نہیں لیتا۔ پس قومی ترقیات اجتماعی کوششوں اور دیوانہ وار قربانیوں اور انفرادیت کو کچلنے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ہمیں دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ بمبئی کی بوہرا قوم پر ہی ایک سطحی نظر ڈالیں۔ یہ انفرادی طور پر کبھی کوئی تجارتی قدم نہیں اٹھاتے۔ بلکہ اس قوم کے بڑے بڑے تاجروں کی وسیع نظریں قوم کے ہر فرد پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ ہماری قوم کا ایک فرد بھی اغیار کی نظر میں ذلیل نظر آئے۔ بلکہ وہ ایسا ہی قابل عزت مقام پر سرفراز ہو۔ جیسا ہم میں کا ہر بڑا تاجر ہے۔ کتنی اچھی سپرٹ اور کتنا قابل تحسین جذبہ ہے۔ جو ان میں پایا جاتا ہے۔ اگر احمدی جماعت کے تجار میں یہ بات آ جائے۔ تو آپ چند ماہ میں دیکھ لیں۔ کہ ہم کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ بلکہ میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم ہندوستان کے بڑے بڑے تجار کی صف اول میں دوش بدوش بیٹھے نظر آئینگے۔

دوسرا امر جو تجارتی ترقیات کے سلسلہ میں ہمارے لئے بہترین مشعل راہ ہے۔ وہ تنظیم ہے۔ ہمارا جو قدم بھی اٹھے۔ وہ اپنے اندر تنظیم کا اعلیٰ نمونہ رکھتا ہو۔ اور ہم میں ہر فرد ایک لڑی میں پرویا ہوا نظر آئے۔ اور اس لڑی سے جدا ہونے کے بعد اپنی حیثیت ایک صفر کے برابر سمجھے اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرے۔ کہ میری تمام تر ترقیات کا انحصار اس لڑی میں پروئے جانے میں ہے۔ بعینہ اسی طرح جیسے وہ خوبصورت موتی جو ایک سلک میں منسلک ہو کر اپنی آب و تاب اور اپنے تمام تر محاسن عیاں کرتے ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان کو جدا کر دیا جائے۔ تو ان کی حیثیت کچھ بھی نہیں رہتی۔

پس ہمارے بڑے تاجروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی موجودہ ذہنیت کو بدل دیں۔ اور اپنے ذاتی مفاد کو ایک حد تک قربان کر کے اپنی قوم کے چھوٹے چھوٹے تاجروں کو بڑھائیں۔ اور ترقی کے زینہ پر گامزن کریں۔ کیونکہ تجارت کی مثال بھی لڑی کی سی ہے جسکی خوبصورتی اس میں پروئے جانے اور اسکی تنظیم میں ہے۔

تیسرا امر جس کا اس ضمن میں ذکر کرنا اشد ضروری ہے۔ وہ تعاون ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہمارے بڑے بڑے تاجر جن کو خدا نے عقل اور تجربہ سے حصہ وافر عطا کیا ہے۔ اب وقت ہے۔ کہ وہ حضرت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک آواز کے ساتھ آگے بڑھیں۔ کیونکہ ایسے شاندار موقعے کبھی کبھی آتے ہیں۔ اور باہم محبت و سلوک کے ساتھ چھوٹے چھوٹے تاجروں سے مل کر ان کی مشکلات کا حل سوچیں۔ اور ان کو ترقیات کے رازہائے پنہاں سے آگاہ کریں۔ اور موجودہ ترقیات کی تیز دوڑ میں ان کا بازو پکڑ کر ان کو آگے بڑھائیں۔ ان کی تجارتوں کو وسیع کرنے کی تدابیر سوچیں۔ ان کو ادنیٰ حیثیت سے اعلیٰ مقام پر پہنچانے کی کوشش کریں۔ تا خدا کرے وہ مبارک وقت جلد آئے جبکہ ان میں بیداری کے جذبات پیدا ہوں۔ وہ اپنی معمولی اور حقیر طرز رہائش پر قانع نہ رہیں۔ بلکہ ان کے ذہنوں میں یہ بات سرکوز ہو جائے۔ کہ ترقی ہر شخص کا فطری حق ہے۔ اور خدا نے ہمارے ذہنوں میں یہ وسعت دی ہے کہ ہم قومی مشوروں کے ساتھ عمدہ پوزیشن حاصل کرنے کے اہل ثابت ہوں۔

پس اے میرے تاجر بھائیو! ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ ہم انفرادیت کو کچل کر رکھ دیں۔ اور اپنی احمدی جماعت کا ایک متفقہ تجارتی محاذ قائم کریں۔ جس میں ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ حیثیت کے تجار جمع ہوں۔ اور باہمی تعاون اور تنظیم کے ساتھ ایک دوسرے کی تجارت کو فروغ دینے کی تجاویز سوچیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اور ہم وہ مبارک دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کہ احمدی جو دنیا میں تجارتی لحاظ سے ادنیٰ ترین حیثیت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فوائد زکوٰۃ

زکوٰۃ کے ادا کرنے سے انسان کو دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اس کے ادا کرنے سے انسان کا دل پاک ہوتا ہے اور خدا کی رضا کا مقام حاصل کر کے بلندی درجات حاصل کرتا ہے۔ پس زکوٰۃ نہ صرف روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔ بلکہ روحانی تکمیل کے لئے اس کا ادا کرنا نہایت ضروری فرض ہے ماسوا اس کے زکوٰۃ سے قوم کے غربا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور قوم ترقی کرتی ہے۔ جس کا اثر قوم کے ہر فرد پر پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسی سرمایہ داری کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ جس میں سے قوم کے افراد کے حقوق کو ادا نہ کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم کہ جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں۔ اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں عذاب کی خبر دیدو۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے طریق ہیں سب سے اہم فرض طریق ادائگی زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ اگر کوئی صاحب نصاب زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کا مال ناپاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ کا لفظ ہی بتاتا ہے کہ یہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ جس سے روحانی اور مالی دونوں قسم کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب مابقی من اموالکم (رواہ ابوداؤد) کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے۔ کہ تمہارے بقیہ اموال پاک ہو جائیں۔ چونکہ ناپاک اموال سے ناپاک جسم نشوونما پاتا ہے۔ اس لئے انسان اور اس کی اولاد ناپاک مال کے استعمال سے روحانی ترقی سے محروم ہو جاتی ہے۔ روحانی ترقی اور تزکیہ نفوس کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا از بس ضروری ہے اس لئے اللہ تعالیٰ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ کہ ان کے مالوں سے صدقہ (زکوٰۃ) لیکر ان کو پاک کرو۔ اور ان کے مدارج اس کے ذریعہ بلند کرو۔ پس جو صاحب نصاب زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ گویا اپنے مال کو ناپاک رکھنا چاہتا ہے اور روحانی مدارج کے حصول کی کوئی خواہش نہیں رکھتا۔ پس چونکہ صاحب نصاب مومنوں کے اموال میں خدا تعالیٰ نے غربا، قوم کا حق رکھا ہے۔ اس لئے اس حق کا

امتحان "اسلام کا اقتصادی نظام"

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے آئندہ امتحان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکۃ الآراء لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" مقرر ہے۔ یہ وہ لیکچر ہے کہ جس نے لاہور کے علمی حلقوں میں ہلچل ڈالدی۔ اشتراکیت کے حامیوں کو ساکت کر دیا۔ اور نظام نو کے خواہشمندوں کے سامنے اسلام کا وہ نظام بے نقاب کر کے رکھ دیا۔ جس نے خود مسلمانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور خود اپنے ہاں ایک عظیم الشان اقتصادی نظام پا کر ان کا احساس کمتری ایک برتری کے احساس میں بدل گیا۔ دفتر تحریک جدید انشاء اللہ چند روز میں اس قیمتی خزانہ کو پبلک کے سامنے پیش کر دے گا۔

چونکہ اکثر جماعتیں اپنے طور پر اکٹھے نسخے منگوائیں گی۔ جن سے انہیں قیمت میں رعایت رہیگی۔ اسی لئے مجلس نے خدام کو علیحدہ براہ راست مہیا کرنے کا انتظام نہیں کیا۔ خدام بھی براہ راست دفتر تحریک جدید سے حاصل کریں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

یہ کس جماعت کی چٹھی ہے

۱ر اگست کو دفتر نظارت علیا میں ایک چٹھی کسی جماعت کی موصول ہوئی ہے۔ جس پر متعدد احباب کے دستخط ہیں۔ اس میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ رستم علی صاحب کو پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال منتخب کیا گیا ہے لیکن نہ تو انہوں نے اپنا نام لکھا ہے۔ اور نہ ہی جماعت کے نام سے اطلاع دی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس صاحب نے یہ چٹھی لکھی ہو۔ وہ اپنے نام سے اطلاع دیں نیز لکھیں کہ یہ انتخاب کس جماعت کے متعلق ہے۔ بغیر اس کے کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ ناظر اعلیٰ

تقرر امیر

بوجہ مصروفیت امتحان بی اے سید سردار شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سید زمان شاہ صاحب ہیڈ ورنیکلر کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر جہلم کو اپریل ۱۹۴۶ء تک کے لئے جماعت احمدیہ جہلم کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ احباب متعلقہ نوٹ فرمالیں ناظر اعلیٰ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی۔

نمبر ۸۵۰۹ منکہ مولوی فقیر محمد ولد محمد عبد اللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال ساکن نیر و کھدر ڈاک خانہ خاص ضلع کھلنا صوبہ بنگال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء/۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ تنخواہ اس وقت ۷۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد فقیر محمد آڈیٹر لوکل آڈٹ آفس کانپور۔ گواہ شد فضل محمد خان ہمایوں باغ عرب منزل کانپور۔ گواہ شد شیخ عبد الغنی انسپکٹر وصایا نوشہرہ ککے زئیاں

نمبر ۸۷۱۳ منکہ سیدہ بیگم زوجہ چودھری بشیر احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی چک ۱۲۵/10R ڈاک خانہ جہانیہ منڈی ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ زیور کانٹے ایک جوڑی ۹ ماشہ زری طلائی کلپ ۹ ماشہ۔ سانتال نقرہ ۳۰ تولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ سیدہ بیگم موصیہ گواہ شد محمد سلطان گواہ شد غلام علی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی دوسری انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۷۱۴ منکہ محمد انور ولد چودھری محمد اشرف صاحب قوم جٹ کاہلوں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۰/۷ ڈاک خانہ چک ۱۱۰/۷ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۳۳/ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کی ہستی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد نائک محمد انور ۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ A-B-۲۰۵-۱۰ گواہ شد ظہور الدین باجوال حوصی ۸۷۰۵ گواہ شد محمود احمد عارف مالدار کلرک موصی ۹۱۷۰

نمبر ۸۷۱۶ منکہ مبارکہ شوکت زوجہ کیپٹن اقبال احمد تمیم قوم شیخ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱۳۲۴ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/ روپیہ (۲) دو ہزار روپیہ نقد جو تنخواہ پر لگا ہوا ہے (۳) زیورات طلائی ۶ تولہ ۲ ماشہ پازیب نقرئی ۲۶/ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا ماہوار جیب خرچ ۱۰۰/ روپے ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد جائیداد میں کچھ اضافہ ہوا تو مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ مبارکہ شوکت گواہ شد اقبال احمد تمیم خاوند موصیہ گواہ شد فرزند علی خاں جنہ والد موصیہ۔

نمبر ۸۷۱۷ منکہ نذیر بیگم زوجہ شیخ عبد اللہ صاحب سوداگر قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان واقعہ دار الفتوح بلا شراکت غیرے جس کی قیمت اس وقت دو ہزار روپیہ ہے ایک تولہ سونا ہے اور ایک صد روپیہ نقد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور جو آمد ماہوار ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد علاوہ اس جائیداد کے اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد نذیر بیگم موصیہ۔ گواہ شد عبد اللہ خاوند موصیہ گواہ شد شیخ نور الدین تاجر دار الفتوح۔

نمبر ۸۷۲۹ منکہ عبد اللطیف ولد میاں فضل دین قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی افغاناں ڈاک خانہ بھٹیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مبلغ ۴۰/ روپے ماہوار پر ستری محمد رمضان صاحب دار الفضل کے ہاں ملازم ہوں میں اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت

137
Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

مسماۃ ثریا بیگم صاحبہ بنت چودھری محمد حسین صاحب گورنمنٹ پنشنر طالب پور ضلع گورداسپور کا نکاح چودھری ظفر احمد صاحب ولد چودھری صفدر علی صاحب مرحوم سکنہ بہلول پور تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے ۵ اگست ۱۹۴۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح فریقین اور احمدیت کے لئے بابرکت ہو۔
چودھری نذیر احمد دولت پور پٹھانکوٹ

خریداران احباب کو ضروری اطلاع

جن احباب کی چٹوں پر سُرخ نشان کئے گئے ہیں۔ وہ فوراً اپنی قیمت بھجوادیں ورنہ

۷ اگست کا پرچہ ان کے نام وی پی ہو گا۔
جسے وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے

وی ۔ پی واپس ہونے کی صورت میں وہ
اخبار کے مطالعہ سے محروم ہو جائینگے (مینیجر)

اعلان نکاح

مورخہ ۵ ظہور ۱۳۲۴ ہش / ۵ اگست ۱۹۴۵ء کو مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے برادر نسبتی عزیز محمد ابراہیم خان خلف جناب والد مولوی غلام محمد صاحب کا نکاح ہمراہ ثریا خانم بنت مستری محمد عبداللہ صاحب بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بہت بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار محمد اکبر عفی عنہ ریٹائرڈ ایچ ۔ وی ۔ سی قادیان دارالامان

ضرورت رشتہ

مخلص احمدی نوجوان کنوارا عمر ۲۲ سال قوم قریشی ملازم فوج میٹرک پاس مشاہرہ ۷۵ ماہوار کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ مخلص احمدی خاندان کا ہو۔ عمر ۱۸ ۔ ۲۰ سال۔ خواندہ خوبصورت ۔ امور خانہ داری سے واقف ذات کی پابندی ضروری نہیں۔ باقی امور خط وکتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔
ا ۔ ح ۔ معرفت شیخ عبد الحفیظ احمدی حاجی پورہ ۔ سیالکوٹ شہر

ایک عظیم الشان صداقت

دنیا میں ایسا کوئی ملک نہیں جس کا کوئی حاکم نہ ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ مختلف خیالات کی رعایا بغیر کسی راہنما کے ریاست کا کام کامیابی سے چلا سکے۔ اسیطرح دنیا میں ایسا کوئی لشکر نہیں جس کا کوئی کمانڈر نہ ہو کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی فوج بغیر کسی فوجی افسر کے میدان جنگ میں کامیاب ہو سکے۔ اسی طرح دنیا میں ایسا کوئی مدرسہ نہیں جس کا کوئی مدرس نہ ہو کیونکہ یہ بھی ممکن نہیں کہ طلبار اپنے پاس تعلیمی کتب رکھتے ہوتے پھر بھی بغیر کسی مدرس کے صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ کروڑہا مسلمان گو وہ اپنے پاس دینی کتب رکھتے ہیں۔ پھر بھی مختلف بدعتی فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی ربانی مصلح کی صحیح راہ نمائی کے ما انا علیہ واصحابی کی جنتی جماعت میں ہرگز شامل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اس عالم الغیب ہستی نے تیرہ سو سال پیشتر اپنے عظیم الشان رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان فرمادیا کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مبعوث فرمائیگا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ اس کے مطابق ہر صدی کی ابتدا میں ایسے ربانی مصلح کا ظہور ہوتا رہا جس کے ذریعہ ما انا علیہ واصحابی کی جنتی جماعت قائم ہوتی رہی۔ یہ ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے کہ اس کا ماننا خدا تعالیٰ نے ہر مومن مرد وعورت پر فرض کر دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین یعنے اے مومنو! خدا کا خوف کرو۔ اور صداقت ماننے والی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ اس الٰہی فرمان کی تعمیل پر جن کے دلمیں خدا تعالیٰ کا خوف ہے وہ یہ عظیم الشان صداقت بسروچشم قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر جن کے دل میں خدا کا خوف نہیں وہ نہ صرف نہیں مانتے۔ بلکہ اس کی سخت مخالفت اور تکذیب کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ وہ قبر میں دفن ہوتے ہی دیکھیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور نقص کمزوری کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک ۔ ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

این ۔ ڈبلیو ۔ آر
سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر (جو بہ قیمت ایک روپیہ این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے) ۱۰ اگست تک این ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹر آفس لاہور اور ملحقہ دفاتروں میں ٹائپسٹوں کی چند عارضی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اُمیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں پانچ اسامیاں مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں علاوہ ازیں ۱۲ اموزوں اُمیدواروں کے نام فہرست انتظار میں رکھے جائیں گے (جن میں سے ۳ مسلمان اور ایک شیڈولڈ اقوام سے تعلق رکھنے والا اور تین غیر مخصوص ہوں گے)

تنخواہ :۔ چالیس روپے ماہوار (دوران ٹریننگ کے لئے) ۳۰۔ ۲ ۔ ۵۰ ۔ ۲ ۔ ۶۰ کے گریڈ میں۔ گرانی کا الاؤنس اور دوسرے الاؤنس جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں اس کے علاوہ ہونگے رعایتی نرخوں پر اجناس خوردنی خریدنے کا حق بھی حاصل ہوگا قابلیت :۔ میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں ہو) جونیئر کیمبرج یا اسکے مساوی کوئی امتحان اسکے علاوہ ٹائپ بذریعہ ٹچ سسٹم کی رفتار کم از کم تیس الفاظ فی منٹ ہونے چاہیئے۔ کمیشن اگر چاہے تو تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے ایسے اُمیدواروں کے تقرر کے سوال پر بھی غور کر سکتا ہے جو عمر [illegible] کی وجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکے ہوں۔ عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ شیڈولڈ اقوام کے اُمیدواروں کی ۲۸ سال تک ہونی چاہیئے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ عمر ۱۷ ۔ اور تیس سال کے درمیان ہو سکتی ہے + تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ٹکٹ شدہ لفافہ کے ساتھ جس پر اُمیدوار کا پورا پتہ درج ہو سکرٹری کو لکھیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۲ جولائی ۱۹۴۵ء سے ریل ۔ کم ۔ روڈ واپسی ٹکٹ برائے مری براستہ راولپنڈی ۔ چک لالہ ریلوے سٹیشن سے بھی مل سکتے ہیں۔ علاوہ ان سٹیشنوں کے جن کا پہلے اعلان ہو چکا ہے تفاصیل سٹیشن ماسٹر چک لالہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

جنرل مینیجر (کمرشل)

باجازت امور عامہ

دو مربعہ اراضی قابل فروخت

واقعہ چک ۱۶۷ ہیڈ مراد نزد بنگلہ ڈاہر الوالہ براستہ چشتیاں ضلع بہاولپور ریاست بہاولپور بالمقطع اٹھائیس ہزار روپیہ میں فروخت کئے جاویں گے۔ سب روپیہ یکمشت وصول کیا جائے گا۔ سرکار میں کوئی قسط ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ زمین آباد ہے۔ اور پانی ہیڈ مراد سے لگ رہا ہے۔ خریدار بالمشافہ فیصلہ کرکے باضابطہ رجسٹری کرالیں۔ رجسٹری وغیرہ کا خرچہ بذمہ خریدار ہوگا المشتہر

منشی غلام نبی ولد رکن الدین قوم راجپوت احمدی چک ۱۶۷ ضلع بہاولپور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک ولندیزی جہاز لنڈن سے ہالینڈ کا مخصوص سونا لیکر ہیگ روانہ ہو گیا ہے۔ اس جہاز میں سونے کے بھرے ہوئے سینکڑوں صندوق ہیں۔ یہ وہ سونا ہے۔ جو ہالینڈ پر جرمنی کے حملے کے وقت حکومت ہالینڈ نے برطانیہ میں منتقل کر دیا تھا۔

ڈیرہ دون گڑھ ۶ راگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۳ لاکھ روپیہ مالیت کا سامان ناجائز طریق پر فروخت کرنے کے الزام میں اسوقت تک قواعد دفاع ہند کے تحت ۲۳ چینی گرفتار ہو چکے ہیں۔ آٹھ چینیوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ اور انہیں چھ ماہ سے دو سال تک قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ ۱۷ رجولائی کو جو مال برآمد ہوا۔ اس میں سونا کپڑا۔ سائیکل ٹیوبز۔ ٹائریں۔ سائیکل کے اجزاء۔ افیون اور غیر ملکی شراب کثیر تعداد میں شامل ہے۔

لنڈن ۶ راگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز منیلا سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ایک جاپانی ہسپتال جہاز کو جو اسلحہ اور مریضوں کو لے جا رہا ہے۔ تفتیش و تحقیقات کے لئے ایک اتحادی بندرگاہ میں لایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۶ راگست لنڈن کو صابن کے قحط کا سامنا ہونے والا ہے۔ بعض جگہوں پر "صابن ندارد" اور "سگریٹ ندارد" کے نوٹس بورڈ آویزاں ہیں۔

کراچی ۶ راگست۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت سندھ خان بہادر کھوڑو کی برأت کے خلاف درخواست نگرانی سندھ چیف کورٹ میں پیش کر رہی ہے۔

ماسکو ۶ راگست۔ جنگ سے پہلے سوویٹ گورنمنٹ نے ایک سکیم مرتب کی تھی۔ جس کا مقصد دو روسی سمندروں بحر رزوف اور بحر کیسپین کو ایک دوسرے سے ملانا تھا۔ یہ سکیم جرمنی کے حملہ کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی تھی۔ مگر اب اس پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ دونوں کے درمیان دو سو میل لمبی نہر کھودی جا رہی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۵ لاکھ ٹن وزنی سامان اس کے ذریعہ ہر سال ادھر ادھر لے جایا جائیگا۔

بمبئی ۶ راگست۔ مولوی احمد سعید نائب صدر جمیعت العلماء ہند کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جمیعت العلماء صوبہ بمبئی کے نائب صدر اور طبیہ کالج بمبئی کے وائس پرنسپل لکھتے ہیں۔ مولوی صاحب گاندھی جی کے ہاتھوں میں اور ہندو کانگرس کے ہاتھوں میں ایک کھلونا ہیں۔ جو ہمیشہ گاندھی جی کی لے پر ناچتے ہیں۔ کانگرس کی ہدایات کے تحت آل انڈیا مسلم لیگ کے خلاف محاذ قائم کرنے کی سکیم مسلم لیگ کے لئے اتنی ضرر رساں نہیں۔ جتنی بحیثیت مجموعی سارے مسلم ہندوستان کے لئے مضر ہے۔ دہلی کی جمیعۃ العلماء کے ارکان کی یہ حرکت اسلامی ہند کی تاریخ میں ایک بڑی غداری کی حیثیت میں شمار کی جائیگی۔ جمیعۃ العلماء نے جو تخریبی کام شروع کر رکھا ہے۔ وہ مسلم لیگ پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ صرف چند ایک کو چھوڑ کر ہندوستان کے سارے علماء مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔

لنڈن ۶ راگست۔ لارڈ بیور بروک کے ٹوری اخبار الیوننگ سٹینڈرڈ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ نئی برطانوی وزارت برطانوی سرمایہ کے لئے مضرت رساں ثابت ہوگی۔ اور برطانیہ سرمایہ کے مفاد کو کم کرنے کی کوشش کریگی۔ نامہ نگار نے برطانوی سرمایہ داروں کے لئے مایوس کن حالات کا خطرہ ظاہر کیا ہے۔

پونا ۶ راگست۔ ڈیموکریٹک سوراجیہ پارٹی کے سالانہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر جمنا داس مہتہ۔ مسٹر این سی کیلکار اور چند دوسرے مقتدر ارکان پر مشتمل ایک وفد برطانیہ۔ امریکہ اور دوسرے ممالک میں بھیجا جائے۔ نیز یہ قرار داد منظور کی گئی۔ کہ اب جبکہ لیبر پارٹی برسر اقتدار آگئی ہے۔ ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی کی ترتیب و تدوین کے لئے باعزت سمجھوتہ کی راہ صاف ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ وفد ذاتی طور پر جا کر ہندوستان کے سیاسی تعطل کو دور کرنے کے لئے برطانوی وزراء سے بات چیت کرے۔

لنڈن ۶ راگست۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۳۰ اتحادی فائٹروں نے ٹوکیو پر حملہ کیا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ ان جہازوں نے دو حصوں میں تقسیم ہو کر بم برسائے۔ ان سے پہلے ۵½ سو بھاری امریکن بمباروں نے ۵½ سو میل لمبے علاقے پر پرواز کر کے بموں کی بوچھاڑ کی۔ اس حملے سے واپس آکر حملہ آوروں نے بتایا۔ کہ ہماری بمباری بہت کامیاب رہی۔ جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔

لنڈن ۶ راگست۔ بحری اتحادی جہاز جاپان کے سمندروں کی ناکہ بندی کرنے میں مشغول ہیں۔ اس دوران میں بیس۲۰ چھوٹے جہازوں کو ڈبو دیا گیا۔ یا نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۶ راگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شمالی لوزان اور منڈاناؤ میں جاپانیوں کی ۱۷۰ء لاشیں گنی جا چکی ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ اس علاقے میں ابھی سولہ ہزار کے قریب جاپانی مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر ان کی کسی ایک ٹولی میں بھی اتنے آدمی نہیں۔ جتنے ایک کمپنی میں ہوتے ہیں۔

لنڈن ۶ راگست۔ ٹرکی کے وزیر خارجہ بیروت پہنچ گئے ہیں۔ آج وہ لبنان اور شام کے وزراء سے ملاقات کرینگے۔

شملہ ۶ راگست۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ سنیٹڈ گارڈنز (معطر باغات) کے نسخوں کی ضبطی کا جو اعلان حکومت بنگال نے کیا ہے۔ اس کا اطلاق برطانوی ہند کے طول و عرض پر ہوگا اس لئے اس کتاب کی تمام کاپیاں پنجاب میں جہاں کہیں پائی جائینگی۔ قابل ضبطی قرار پائینگی۔ اس کتاب میں امریکہ کے ایک مصنف نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کے خلاف بے ہودہ سرائی کی ہے۔

دہلی ۶ راگست۔ ضلع علی گڑھ تحصیل ہاتھرس میں ایک گاؤں پرسارہ ہے جس میں نومسلم راجپوت رہتے ہیں۔ گذشتہ سال ۱۱۵۰ افراد کو آریہ مرتد کر چکے ہیں۔ اور اب جون ۱۹۴۵ء تک ۱۲۵ مسلمان شدھ کئے جا چکے ہیں۔

شیخ ناصر احمد صاحب واقف تحریک جدید کی انگلستان کو روانگی

کنری (سندھ) ۵ راگست۔ قادیان سے اور ٹامس کک کی طرف سے تار موصول ہونے پر شیخ ناصر احمد صاحب واقف تحریک جدید اپنے پروگرام کو تبدیل کر کے انگلستان جانے کے لئے کنری سے ۳۰ رجولائی کو بمبئی روانہ ہو گئے۔ احباب کرام نے ایک بہت بڑے اجتماع میں انہیں الوداع کہا۔ اور گلے میں ہار ڈالے۔ ناصر آباد سے آپ بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ مکرم جناب میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے کار کے گزرنے کے لئے سڑک کو درست کرانے میں خاص محنت سے کام لیا مقامی جماعت نے بڑی دلچسپی سے تیاری کی اور سب نے گرمجوشی سے آپ کو الوداع کہا۔ کار نعروں کے درمیان روانہ ہوئی۔ اور گاڑی پر سوار ہونے کے لئے آپ ٹنڈو روانہ ہو گئے۔ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب کو بعض قیمتی تحائف عنایت فرمائے۔ شیخ صاحب موصوف کے بھائی اور بہنیں احباب سے شیخ صاحب کے بخیریت پہنچنے اور اپنے کام میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

پیرس ۶ راگست۔ مشہور فرانسیسی لیڈر ایم لاول کو امریکنوں نے آسٹریا میں گرفتار کیا تھا۔ اب وہ پیرس کے جیلخانہ میں ہے۔ جہاں ایک انٹرویو کے دوران میں اس نے کہا۔ جنرل فرانکو نے مجھے مشورہ دیا تھا۔ کہ میں آئرلینڈ چلا جاؤں۔ جہاں سے اتحادی گرفتار نہیں کر سکینگے۔ لیکن میں ایک محب وطن فرانسیسی ہوں۔ اپنے ملک سے باہر رہنا نہیں چاہتا اور امید رکھتا ہوں۔ کہ فرانس کی عدالت مجھ سے انصاف کریگی۔

منیلا ۶ راگست۔ جنرل میکارتھر نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ ریوکیو کے جزیرہ جس میں اوکی ناوا بھی شامل ہے۔ کو اسکی